قرآنی تعلیمات کی روشنی میں نوجوانوں کا تحفظ اور اصلاحی حکمتِ عملی: ایک تحقیقی مطالعہ

Youth Protection and Correctional Strategies in the Light of Quranic Teachings: A Research Study

ڈاکٹر محمد ظفر اقبال جلالی[i] ڈاکٹر غلام حسین بابر[ii] حافظ محمد نوید[iii]

Abstract

Islam has given directions of protection and reformation of youth. Youth is real power and true asset of any nation. Civilized nations always focused their attentions on youth protection. In this modern time, it is dire need to take steps regarding youth engagements in positive and healthy activities. Infact, youth is solution, not problem. Islamic teachings are highly relevent relating development of strategy for youth protection and Islam is true source of peace, protection and prosparity.

Keywords: Youth, Quranic Teachings, Islamic Teachings.

نوجوان کی بھی معاشرے کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں، کوئی بھی معاشرہ نوجوانوں کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ مہذب اقوام ہمیشہ اپنے نوجوانوں کے اخلاق و کردار کو سنوارنے اور تحفظ دینے کے لیے مختلف طریقے متعارف کرواتی ہیں۔ نوجوانوں کا تحفظ کسی بھی قوم کے مستقبل کا تحفظ ہوتا ہے۔ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی کے حوالے سے غفلت برتنے کے ناقابل تلافی نقصان قوموں کو اٹھانے پڑتے ہیں۔ نوجوانوں کی اہمیت اور ان کے قابل ذکر کردار کی بدولت اسلام ایک نمایاں حکمتِ عملی مہیا کرتا ہے تاکہ نوجوانوں کی فکری اور جسمانی اعتبار سے صحت منداور فائدہ مند بنےاور قومی تعمیر و ترقی میں نمایاں کردار ادا کریں۔ قرآن مجید میں مختلف نوجوانوں کا تذکرہ موجود ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام اور خصوصاً اصحاب الکھف (غار میں پناہ لینے والے نوجوانوں) کے اخلاق و کردار کا ذکر ہے۔ قرآن مجید میں موجود تعلیمات نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے اعتبار سے جامع نوعیت کی ہیں۔ ان تعلیمات سے نوجوانوں کے تحفظ کے لیے "حکمتِ عملی" کا وضع کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ نوجوانوں کے حوالے سے ایک خاص اسلامی ادب یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو نبوت جوانی کے ایام میں ملی تھی۔ حضورِ اکرم (ﷺ) کو نبوت بھی چالیس سال کی عمر میں ملی تھی جو جوانی کا درجہ عروج ہوتا ہے۔ حضور (ﷺ) نے ایام جوانی میں پاکیزہ اور اعلیٰ اخلاق کردار عرب میں پیش کیا تھا اسی وجہ سے عرب معاشرے میں آپ کو صادق، امین اور پاکباز کے القاب سے نوازا گیا تھا۔ جوانی کے ایام میں ہی اعلیٰ اوصاف کی وجہ سے آپ

---

i صدرِ شعبہ اسلامیات، آئی سی بی کالج، اسلام آباد

ii ایسوسی ایٹ پروفیسر، بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی

iii پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، گجرات یونیورسٹی، گجرات

نے عرب معاشرے میں عزت و تکریم اور معاشرتی شہرت کے اعتبار سے "مرکزیت" حاصل کرلی تھی۔ آپ (ﷺ) کے اکثر صحابہ کرام نے ایامِ جوانی میں اسلام کو تسلیم کیا تھا اور خاص نبوی تعلیم و تربیت سے کردار اور عزت کے اعتبار سے کمال حاصل کیا تھا۔ علم کی پختگی، کردار کی پاکیزگی، احساسِ ذمہ داری، خشیت الٰہی، دعوت و تبلیغ اور جہاد فی سبیل اللہ جیسے اوصاف و اعمال صحابہ کرام کے اخلاق و کردار کا حصہ تھے۔ انہی اعلیٰ اخلاقی اوصاف کی بدولت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دنیا میں قرآن مجید اور اسلام کی ترویج اور اشاعت کے حوالے سے کارہائے نمایاں سرانجام دیے تھے۔ حضور (ﷺ) کی احادیث میں نوجوانوں کے اخلاق و کردار کے حوالے سے جو ہدایات ملتی ہیں ان کے چند اہم پہلو درج ذیل ہیں:

1. نفسانی خواہشات سے دوری

حضور (ﷺ) نے ایسے نوجوانوں کا تذکرہ فخر سے کیا تھا جو ایام جوانی میں نفسانی خواہشات سے اپنے آپ کو دور رکھتے ہیں اور احکاماتِ خداوندی کے مطابق زندگیاں گزارتے ہیں، ان کے روز و شب اطاعتِ خداوندی میں بسر ہوتے ہیں اور وہ کبھی بھی ایسے اعمال سرانجام نہیں دیتے جن سے ان کی زندگی تاریکی کا شکار ہو۔ اسلامی تعلیمات میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے کہ انسانی قلوب میں ایسی فطری صلاحیت ودیعت کر دی جاتی ہے جو انسان کو بھلائی اور برائی میں فرق کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا[1]

"ہر نفس میں اس کی نیکی اور بدی الہام کردی ہے۔"

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِه بَصِيْرَةٌ . وَلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِيْرَهٗ[2]

"بلکہ انسان اپنے نفس پر آپ گواہ ہے، اگرچہ وہ اپنے اوپر ہر طرح طرح کے بہانوں (کے پردے) ڈال دیتا ہے۔"

اللہ رب العزت نے اسانی فطرت میں ایسی قوت رکھی ہے جو انسان کو ہر وقت احساس دلاتا ہے کہ اسے راست بازی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ[3]

"اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو انسان کو اس کی برائیوں پر ملامت کرتا ہے۔"

یہ قلبی قوت انسانی زندگی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے مگر اس قوت کا تحفظ بہت ضروری ہے۔ اس قوت کی حفاظت کے لیے پاکیزہ اجتماعیت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ پاکیزہ اجتماعیت، تعمیرِ سیرت اور تحفظ کردار کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اگر ایک نوجوان اپنی خواہشات کو اپنے کنٹرول مس رکھے اور نوجوانی کے ایام میں عبادت اور مثبت سرگرمیوں کو اپنی زندگی میں جگہ دے تو یقینا اسی کی زندگی محفوظ اور خوب صورت ہوگی۔ احادیث کے مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو نوجوان ایام جوانی عبادت میں گزارے گا، اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے اخلاق پر فخر کرتا ہے کہ اس بندے نے میرے لیے نفسانی خواہشات کو چھوڑ دیا ہے[4]۔

2. رضائے الٰہی کا حصول

قرآن و سنت میں اس حقیقت کا ذکر موجود ہے کہ اللہ رب العزت سے تعلق پیدا کرنے سے اخلاق و کردار کی تعمیر ہوتی ہے۔ اگر زندگی کے معاملات کا تعلق رضائے الٰہی سے جوڑ دیا جائے تو انسانی زندگی میں حسنِ خلق ترتیب پاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا[5]

"اور جو تمام کام اللہ کی خوشنودی کے لیے کرے گا تو اہم اس کو بڑا اجر دیں گے۔"

اس آیت مبارکہ میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ تمام تر اعمال کا تعلق اللہ کی رضا اور خوشنودی سے منسلک ہے، رضائے الٰہی کی بغیر اعمال کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ دورِ حاضر میں جب مادیت کا غلبہ ہے، نوجوان نسل کے سامنے مغربی تہذیب کا عکس موجود ہے اور یہ سمجھا جا رہا ہے کہ مغربی تہذیب اقدار سے ہی دنیا میں ترقی ممکن ہے تو اس مادی دنیا اور مغربی تہذیب کے اثرات نوجوان نسل پر گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ اس مغربی اور مادی تہذیب کے اثرات میں جکڑی نوجوان نسل کو تحفظ دینا اور اس کے معاملاتِ زندگی کو رضائے الٰہی سے جوڑنا بہت اہم معاملہ ہے۔ یقینا یہ مقصد اور مشن تعلیم و تربیت اور مسلسل محنت سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے مگر اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ اگر رضائے الٰہی کے حصول کا جذبہ ختم کر کے صرف مادی مقاصد کے حصول کے لیے کوشش کی جائے گی تو پھر انسانی اعمال میں مفاد پرستی اور خود غرضی کا پہلو غالب آ جائے گا اور انسانیت مسائل اور مشکلات کا شکار ہو جائے گی۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ[6]

"جو دنیا کی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہو تو ہم اس کا عمل اسی دنیا میں پورا کر دیں گے، بے کم و کاست، ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں مگر آگ۔ اس دنیا میں انھوں نے جو بنایا وہ مٹ گیا اور جو کیا وہ برباد ہو گیا۔"

اس آیت مبارکہ میں انسانی طرز سے متعلق یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ اگر انسان رضائے الٰہی اور اخروی مقاصد کو چھوڑ کر صرف اپنی زندگی کو دنیاوی زیست سے جوڑ دے گا تو پھر اس کے اعمال و اخلاق کی حیثیت مکڑی کے گھر جیسی ہو گی۔

3. مقصدِ حیات کا تعین

اسلامی تعلیمات میں عمومی طور پر انسانی مقصدِ حیات کا تعین کیا گیا ہے کہ انسان بندگیِ رب کا فریضہ سر انجام دے۔ تخلیقِ انسانی کا بنیادی مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ[7]

"میں نے جنوں اور انسانوں کو اس کے سوا کسی اور کام کے لیے نہیں بنایا کہ وہ عبادت کریں۔"

جب انسان اپنے رب کی محبت کو اپنے قلب و ذہن میں بٹھاتا ہے اور پھر عمل و کردار کے دائرے میں اسے جگہ دیتا ہے تو پھر صالح زندگی تشکیل پاتی ہے اور اللہ کی رحمتیں عام ہو جاتی ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ[8]

"بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی بھی ہیں اور محسن بھی۔"

انسانی زندگی تقویٰ، عاجزی، عبادت اور صداقت سے مزین ہونی چاہیے اور اعمال و اخلاق میں بھی ان تما صفات کا ظہور ہونا چاہیے۔ انسان اپنے عمل میں اس بات کو ثابت کرے وہ راست بازی اور پاکیزگی کے راستے کا راہی ہے۔ انسانی طرزِ حیات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی بھی کچھ اسی طرح سے ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ[9]

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔"

اس دنیا میں جو انسان اپنے مقصدِ حیات کو پہچانے گا یقینا اس کی زندگی دیگر افراد سے ممتاز اور اعلیٰ ہو گی اور دوسرا یہ سر چشمۂ خیر ہو گا۔ دنیا میں اعلیٰ مراتب کے ساتھ آخرت میں بھی اسے عزت اور اکرام ملے گا۔ اس حقیقت کا ذکر قرآن مجید میں کچھ اس طرح بیان ہوا ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا[10]

"اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا یعنی انبیا، صدیقین، شہدا اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے۔"

عصرِ حاضر میں جب جدید ٹیکنالوجی کے زیادہ استعمال سے انسان اور بالخصوص نوجوان نسل مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ زندگی کا زیادہ وقت جدید جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں گزر رہا ہے۔ مقصدیت کا پہلو زندگی سے دور ہوتا جا رہا ہے، سستی، بے کاری اور بے عملی فروغ پاتی جا رہی ہے، زندگی کی حقیقت سے نوجوان ناواقف ہوتا جا رہا ہے، اس مشکل دور میں نوجوانوں کو مقصدیت، نیک اعمال اور اخلاق کی طرف لے کر آنا بہت ضروری ہے۔ وگرنہ نوجوان بے مقصد امور میں پڑھ کر اپنی قیمتی زندگی اور جوانی کو گم کر سکتا ہے۔ اس لیے قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے کامیاب لوگوں کے بارے میں یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ بے مقصد امور (لغویات) سے دور رہتے ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ[11]

"اور وہ بے مقصد (کاموں) کو چھوڑ دیتے ہیں۔"

بے مقصد امور میں جو چیزیں شامل ہیں ان میں بے مقصد خیالات، بے مقصد باتیں، گفتگو، بے مقصد عادات، بے مقصد مشاغل اور بے مقصد دوستی اور دشمنی شامل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان نسل کو بے مقصدیت سے مقصدیت کی

طرف لانے کے لیے ایک حکمتِ عملی وضع کی جائے تاکہ نوجوان نسل کا تحفظ یقینی ہو سکے اور اس کے ساتھ نوجوان نسل ایک کارآمد قوت کے طور پر معاشرتی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکے۔

4. نوجوانوں کے تحفظ کی حکمتِ عملی

انسانی زندگی کے مختلف تقاضے ہیں جن میں کچھ تقاضے جسمانی نوعیت کے ہیں اور کچھ تقاضے روحانی نوعیت کے ہیں۔ ان دونوں تقاضوں کو پورا کرنا اور زندگی کا توازن قائم رکھنا بہت ضروری ہے۔ اگر انسانی زندگی میں توازن بگڑ جائے تو زندگی مشکلات کا شکار ہو جاتی ہے اور اگر اسی طرح معاشرے سے اعتدال اور توازن ختم ہو جائے تو پھر معاشرہ بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لیے اسلام معاشرے کے تحفظ کے ساتھ نوجوانوں کے تحفظ پر بھی زور دیتا ہے اور ایک جامع حکمتِ عملی مہیا کرتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. نوجوانوں کے تحفظ کے لیے یہ ضروری ہے کہ انھیں مثبت اور تعمیری سرگرمیاں مہیا کی جائیں۔ مثبت اور تعمیری سرگرمیوں میں وقت گزار کر نوجوانوں کی ذہنی اور جسمانی نشو و نما یقینی ہو جائے گی۔ حضور (ﷺ) نے نوجوانوں کی زندگی میں مقصدیت لانے کے لیے مختلف تعمیری سرگرمیاں کو فروغ دیا تھا بلکہ بعض سرگرمیوں میں خود بھی حصہ لیا تھا۔ مثلاً

- حضور (ﷺ) نے عید کے دن ان حبشی نوجوانوں کو شاباش دی تھی جو نیزہ بازی کا کھیل کھیل رہے تھے۔ اس بامقصد اور تعمیری کھیل کی حوصلہ افزائی کر کے نوجوانوں کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ تعمیری مشاغل میں حصہ لے کر اپنے ذہن اور جسم کو راحت پہنچا سکتے ہیں۔
- حضور (ﷺ) نے مدینہ منورہ میں نوجوانوں کو تیر اندازی کے مقصد کھیل کو کھیلنے اور رواج دینے کی بات کی تھی کیونکہ اس کھیل سے انسانی صحت اچھی ہو جاتی ہے۔ بنو اسلم نامی قبیلے کے افراد کی تیر اندازی کی مشق کو حضور (ﷺ) نے پسند بھی فرمایا تھا۔
- حضور (ﷺ) نے مدینہ میں دوڑنے کے کھیل کو فروغ دیا تھا اور صحابہ کو ترغیب دی تھی کہ وہ اس میں حصہ لیں۔ حضور (ﷺ) نے خود بھی اس کھیل میں حصہ لیا تھا۔
- حضور (ﷺ) نے مدینہ منورہ میں جسمانی صحت کی بہتری کے لیے گھوڑوں کی دوڑ کو فروغ دیا تھا بلکہ حضور (ﷺ) نے اپنی سرپرستی میں گھڑ دوڑ کے مقابلے کرائے تھے۔ اس کھیل میں آپؐ نے خود بھی حصہ لیا تھا اور اس کھیل میں نمایاں پوزیشن لینے والے گھڑ سواروں کو مختلف انعامات بھی دیے گئے تھے۔
- حضور (ﷺ) نے مدینہ منورہ میں کشتی کے مقابلے بھی منعقد کروائے تھے اور خود بھی اس کھیل میں حصہ لیا تھا۔ مشہور عرب پہلوان رکانہ کو حضورؐ نے کشتی میں پچھاڑا تھا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ آج کے دور میں جب نوجوان نسل کو مثبت سر گرمیوں میں مشغول کرنے کی ضرورت ہے تو پھر ہر سطح پر مثبت اور تعمیری کھیل متعارف کیے جائیں تاکہ نوجوانوں کی تربیت اور تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔ اگر مثبت اور تعمیری سر گرمیاں نوجوانوں کو مہیا نہیں کی جائیں گی تو پھر لازمی بات ہے کہ نوجوان منفی سر گرمیوں کی طرف مائل ہو گا اور مختلف برائیوں کا حصہ بنے گا۔ اسلامی تعلیمات میں ان تمام کھیلوں کو ممنوع قرار دیا گیا ہے جس سے معاشرے میں تخریب اور ظلم کو فروغ حاصل ہو۔ ہر وہ کھیل ممنوع ہے جس سے معاشرے میں بے راہ روی، حوابازی، قمار بازی، تشدد اور تاریکی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔

2. نوجوانوں کے اخلاق و کردار کے تحفظ کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان کی علمی اور فکری تربیت کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔ کیونکہ عصرِ حاضر کا نوجوان جہاں ایک طرف مغربی تہذیب سے متاثر ہے وہاں پر وہ نسلی، لسانی، علاقائی، قبائلی اور دیگر کئی حوالوں سے تعصبات کا شکار ہو کر مختلف قوتوں کا آلہ کار بن کر تشدد کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اس سنگین مسئلے کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ عصبیت کا یہ رجحان دنیا کے ہر خطے میں فروغ پاتا نظر آرہا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ نوجوانوں کی تربیت اور تحفظ کے لیے جامع حکمتِ عملی ترتیب دی جائے۔ اس حکمتِ عملی میں یہ ضروری ہے کہ نوجوانوں کو ایسے نظریات سے مزین کی جائے جس میں انسانی احترام کا پہلو بدرجہ اتم موجود ہو۔ اسلامی تعلیمات میں ایسی پختہ فکر موجود ہے جس میں کسی مخصوص طبقہ کی برتری کی بجائے انسانی احترام کو ہمیشہ فوقیت دینے کا تصور موجود ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ[12]

"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمھاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہنچانو، درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والو وہ ہے جو تمھارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔"

اس آیتِ کریمہ میں عالمگیر نظریے کا اہم پہلو موجود ہے کہ انسانی تقسیم جو قوم اور قبیلے کی صورت میں ہے وہ صرف شناخت کے اعتبار سے ہے۔ رنگ، زبان، نسل اور علاقے کا اختلاف فطری نوعیت کا ہے۔ اس اختلاف کی بدولت دنیا میں تفریق اور تعصب کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔ اس اللہ کی قائم کردہ فطری تقسیم پر دوسروں کو عزت و تکریم سے نوازا جائے تاکہ دوسروں کو تعصب اور نفرت کا نشانہ نہ بنایا جائے۔ آج نوجوان نسل میں پروان چڑھتے تعصبات کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اخوت، مساوات اور احترام کی علمی روایت کو فروغ دیا جائے تاکہ نوجوان نسل میں اتفاق واتحاد، احترام و صبر اور برداشت و تعاون کا نظریہ پروان چڑھ سکے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے نصابِ تعلیم میں نمایاں تبدیلی بھی کی جاسکتی ہے اور اس کے ساتھ علاقائی اور قومی سطح پر مہمات بھی شروع کی جاسکتی ہیں۔

3. آج کے دور کا نوجوان بے روزگاری اور معاشی مسائل کا شکار ہے۔ اس معاشی مسئلے نے نوجوانوں کو معاشرتی برائیوں کی طرف مائل کیا ہے۔ نوجوان غربت اور معاشی مواقعوں کی کمی کے سبب غیر قانونی اور غیر اخلاقی امور کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اس وقت نوجوان نسل میں نشہ کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ نشہ کی مختلف اقسام نوجوان استعمال کرتے نظر آتے ہیں۔ نشہ کا عادی نوجوان یقیناً اپنی ان عملی صلاحیتوں کو کھو بیٹھتا ہے جن کی بدولت وہ دنیا میں قابلِ ذکر کارنامے سرانجام سے سکتا ہے۔ نوجوان نسل کو نشہ سے بچانے کے لیے جہاں ایک طرف آگاہی کی جامع مہم ہر سطح پر چلانے کی ضرورت ہے وہاں نصاب میں نشہ کے حوالے سے مضامین، سکول کی سطح سے لے کر جامعات کی سطح پر متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ نصاب کے ساتھ نشہ کے استعمال کے حوالے سے جامع قانون سازی کی ضرورت ہے۔ عوامی آگاہی مہم، جامع قانون سازی اور نوجوانوں کی کونسلنگ اور مثبت سرگرمیوں میں شمولیت سے نشہ کی لعنت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ معاشی عدم مساوات اور غربت کی وجہ سے آج کے دور کا نوجوان چوری، ڈکیتی اور دیگر معاشرتی جرائم میں مبتلا نظر آتا ہے۔ جوانی اللہ کی نعمت ہے، اس کو محفوظ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ نوجوانوں کو ایسی تعلیم اور تربیت فراہم کی جائے کہ وہ اپنے آپ کو معاشرتی برائیوں سے دور رکھے۔ نوجوانوں کو فنی تعلیم دے کر انھیں معاشی امور میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ حضور (ﷺ) نے نوجوانوں کو فنی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے کئی اقدامات اٹھائے تھے۔ محنت کرنے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ آپ (ﷺ) کا ارشاد ہے:

"حلال معیشت کا طلب کرنا اللہ کے فریضہ عبادت کے بعد سب سے بڑا فریضہ ہے[13]۔"

اسلام جہاں ایک طرف عملی، معاشی جدوجہد کی تعلیم دیتا ہے وہاں پر اسلام کچھ معاشی روایات کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ ان معاشی روایات میں ایک اہم روایت میانہ روی اور اعتدال کی رویات ہے۔ اسلام فضول خرچی کو کسی صورت پسند نہیں کرتا۔ ارشادِ خداوندی ہے:

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا[14]

"مال اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکر گزار ہے۔"

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا[15]

"اور اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھا اور نہ اسے حد سے زیادہ کھول ورنہ تو ملامت کیا ہوا درماندہ ہو کر بیٹھ رہے گا۔"

مثبت معاشی اقدامات سے یقیناً جہاں ایک طرف معاشرے میں خوشحالی لائی جا سکتی ہے وہاں دوسری طرف نوجوانوں کے تحفظ کو بھی یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کے گہرے اثرات جو کہ دنیا میں ثبت ہیں اور پوری دنیا چونکہ اس نظام کے اثرات میں جکڑی ہوتی ہے اور آج کا نوجوان بھی اس نظام کے اثرات سے محفوظ نہیں ہے۔ نوجوانوں کو اس مادی نظام

سے محفوظ رکھنے کے لیے نوجوانوں میں قناعت، سادگی، محنت اور اعتدال و میانہ روی کی روایات کو فروغ دینا بہت ضروری ہے۔

4. عصرِ حاضر کے نوجوان زندگی میں نظم وضبط اور جامع منصوبہ بندی کی شدید کمی نظر آتی ہے۔ جس کی وجہ سے نوجوانوں کو شدید معاشرتی اور تعلیمی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وقت کی قدر نہ کرنا اور معاملات میں ترجیحات کا تعین نہ کرنا، نوجوانوں میں عام معمول ہے۔ اگر وقت اور ترجیحات کا تعین کر لیا جائے تو زندگی کامیابی اور تحفظ کی طرف گامزن ہو سکتی ہے۔ نوجوانوں کی زندگیوں میں نظم و ضبط اور منصوبہ بندی کا پہلو لانے کے لیے ضروری ہے کہ نوجوانوں میں اسلامی نظام عبادت سے جوڑا جائے۔ اگر عبادت میں نماز کی پابندی نوجوانوں میں رواج پائے گی تو یقینا معاملاتِ دنیا میں بھی اچھائی کا پہلو سامنے آئے گا۔ اسلامی تعلیمات میں کامیابی کے لیے اوقات کی مناسبت سے امور سرانجام دینے کا فلسفہ قرآن مجید میں موجود ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ[16]

"اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔"

نماز کے ساتھ دیگر تمام عبادات میں نظم وضبط اور پاکیزگی کا پہلو موجود ہے۔ اگر نوجوانوں کو ذکر واذکار اور عبادت کا پابند بنا دیا جائے۔ اچھی اور نیک لوگوں کی صحبت میں وقت گزارنے کے مواقع فراہم کیے جائیں تو یقینا نوجوانوں کی زندگی خوب صورت اور پاکیزہ اور محفوظ ہوگی۔

خلاصہ بحث

نوجوانوں کے تحفظ کے لیے دیگر کئی اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں مگر اس تمام تر بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر نوجوانوں کی حقیقت واہمیت کو قومی اور معاشرتی سطح پر تسلیم کیا جائے اور ہر سطح پر نوجوانوں کے تحفظ کے لیے اقدامات اٹھائے جائیں تو یقینا نوجوانوں کی حالت بہتر ہوگی۔ نوجوانوں کی حفاظت کے لیے علمی، فکری، معاشرتی، معاشی اور تہذیبی اقدار وروایات کو فروغ دیا جائے اور خاص حکمتِ عملی وضع کی جائے تو عصرِ حاضر میں نوجوانوں کو تحفظ دیا جا سکتا ہے۔ اگر نوجوانوں کے تحفظ کے معاملے کو نظر انداز کیا گیا تو کئی معاشرتی مسائل جنم لے سکتے ہیں۔ اس لیے کہ اس جدید دور میں طاغوتی عناصر مسلم نوجوانوں کو اپنی تہذیب اور معاشرت سے دور کرنے کے لیے ففتھ جنریشن وار کے طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں کہ مسلمان نوجوان کے ذہن کو قید کر لیا جائے۔ وہ مسلمان ہوتے ہوئے بھی ذہنی اور فکری اعتبار سے اپاہج ہو۔ یقینا جامع اسلامی حکمت سے نوجوانوں کو محفوظ کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 سورۃ الشمس 91: 8

Surah Al-Shams 91: 8

2 سورۃ القیامۃ75: 14-15

Surah Al-Qiyama 75: 14-15

3 سورۃ القیامۃ75: 2

Surah Al-Qiyama 75: 2

4 علاء الدین متقی، کنز العمال1: 236، موسسۃ الرسالۃ، بیروت (س۔ن)

Allauddin Mutaqi, Kunzul Ummal, Moassatul Risala, Beirut, Without Publishing Date

5 سورۃ النساء4: 114

Surah Al-Nisa 4: 114

6 سورۃ ہود11: 15-16

Surah Hood 11: 15-116

7 سورۃ الذاریات51: 56

Surah Al-Zariyat 51: 56

8 سورۃ النحل16: 128

Surah Al-Nahl 16: 128

9 سورۃ التوبۃ9: 119

Surah Al-Touba 9: 119

10 سورۃ النساء4: 69

Surah Al-Nisa 4: 69

11 سورۃ المومنون23: 3

Surah Al-Mominoon 23: 3

12 سورۃ الحجرات49: 13

Surah Al-Hujurat 49: 13

13 محمد بن عبداللہ، مشکوۃ2: 78، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 2009ء

Muhammad Bin Abdullah, Mishkat, Maktaba Rahmaniya, Lahore, 2009, Vol:2, Page: 78

14 سورۃ الاسراء17: 27

Surah Al-Asra 17: 27

15 سورۃ الاسراء17: 29

Surah Al-Asra 17: 29

16 سورۃالمومنون23: 9

Surah Al-Mominoon 23: 9